ایک دجّالی نظام

(حصہ اول)

ارشاد عرشی ملک

شہر پر سایہ فگاں ہے، ایک دجالی نظام
خون میں سب کے رواں ہے، ایک دجالی نظام

سوچ و فکر و عقل کو مفلوج کر دیتا ہے جو
جبر کی وہ داستاں ہے، ایک دجالی نظام

سب کو ہے جکڑے ہوئے یہ مثلِ تارِ عنکبوت
کامیاب و کامراں ہے، ایک دجالی نظام

بھول بیٹھے لوگ اُس بستی کے رب کی بندگی
بندگی کا اب نشاں ہے، ایک دجالی نظام

رچ گئی ذہنی غلامی، خوں کی اِک اِک بوند میں
سب کو جامِ ارغواں ہے، ایک دجالی نظام

پوجتے ہیں بُت خلافت کا، خدا کو چھوڑ کر
شرک کا اک کارواں ہے، ایک دجالی نظام

چاپلوسی ،کاسہ لیسی کا ہنر بھی سیکھیے
اس ہنر کا قدر داں ہے، ایک دجالی نظام

پھل کی صورت لگ رہے ہیں جس پہ تھوہر اور زقوم
اک انوکھا گلستاں ہے، ایک دجالی نظام

کر دیئے تقویٰ سے عاری، اس نے اذہان و قلوب
ظاہری ضو پاشیاں ہے، ایک دجالی نظام

اوڑھ کر رکھتا ہے ظاہر میں بہاروں کا نقاب
اصل میں فصلِ خزاں ہے، ایک دجالی نظام

بن گئے بازیچہِ اطفال، گھر اللہ کے
حرص کی چلتی دُکاں ہے، ایک دجالی نظام

کافی و شافی تھا عرشیؔ اک نظام اسلام کا
گویا بے موقع اذاں ہے، ایک دجالی نظام

ایک دجّالی نظام

(حصہ دوم)

ارشاد عرشی ملک

مکر و فن کا ترجماں ہے، ایک دجالی نظام
شازشوں کی کہکشاں ہے، ایک دجالی نظام

بے کس و مجبور کی حالت سے یکسر بے خبر
اپنی مستی میں رواں ہے، ایک دجالی نظام

چوس لیتا ہے یہ اپنے ممبروں کا خون تک
کس قدر نامہرباں ہے، ایک دجالی نظام

چھینتا ہے جبر سے بینائی و گویائی کو
اک قیامت الاماں ہے، ایک دجالی نظام

ہر قدم پر داداگیری، حیفہ نگرانیاں
ایک شہرِ بے اماں ہے، ایک دجالی نظام

خواہ مخواہ کا اک ڈسپلن ہے، گھٹن ہے، حبس ہے
اہلِ دانش پر گراں ہے، ایک دجالی نظام

ہلہ گلہ موج میلے، دینِ حق کے نام پر
بس اسی پر شادماں ہے، ایک دجالی نظام

اپنے جیسے ایک بندے کی پرستش رات دن
گویا رب سے بدگماں ہے، ایک دجالی نظام

آنکھ گر اندر کی کھل جائے تو پھر معلوم ہے
صرف کارِ رائیگاں ہے، ایک دجالی نظام

انتخابِ دیں میں عرشیؔ ہر بشر آزاد ہے
کس لئے پھر درمیاں ہے، ایک دجالی نظام

ایک دّجالی نظام

(حصہ سوم)

ارشاد عرشی ملک

نفس کی مکاریاں ہے، ایک دجالی نظام
گرگ کی خوں خواریاں ہے، ایک دجالی نظام

چونکہ یہ قائم ہوا اِک بنیادِ ب و جبر پر
کچھ دنوں کا میہماں ہے، ایک دجالی نظام

ایک سو اور چھ برس پر عمر ہے اِسکی محیط
سازشوں کی داستاں ہے، ایک دجالی نظام

ایک سی زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں مردوزن
جبر کا زندہ نشاں ہے، ایک دجالی نظام

بُتِ خلافت کا بنا کر اس کی پوجا رات دن
شغلِ طبع ناقصاں ہے، ایک دجالی نظام

جب ہدایت اور گمراہی میں واضح فرق ہے
کس لئے پھر درمیاں ہے، ایک دجالی نظام

بچے بچے سے وفا کا عہد رٹوایا گیا

خود سے کتنا بدگماں ہے، ایک دجالی نظام

آئینے میں دیکھ کر اپنے بھیانک عکس کو

مجھ کو دیتا گالیاں ہے، ایک دجالی نظام

لوگ یوں جکڑے ہوئے ہیں، پھڑپھڑا سکتے نہیں

صرف ذلت کا نشاں ہے، ایک دجالی نظام

دیکھنے میں گو بظاہر قصرِ عالی شان ہے

سچ میں بوسیدہ مکاں ہے، ایک دجالی نظام

سایے میں بیٹھے ہوئے عرشی سبھی جُھلسے ملے

خود کو کہتا سائباں ہے، ایک دجالی نظام